بیان:16 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا، تین شخص اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔[1]

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرود دافعِ جُملہ بلا تم پہ کروروں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

---

1 ...البدور السافرة، ص ۱۳۱، حديث: ۳۶۶

2 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حديث: ۵۹۴۲

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اورالُجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کیلئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی، نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اُسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اُسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رَبِیْعُ الآخِر جاری و ساری ہے۔ یہ وہ مبارک مہینا ہے کہ جس کی **11 تاریخ کو**، پیرانِ پیر، روشن ضمیر، حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا **عُرس مُبارک** منایا جاتا ہے، جس کو عاشقانِ غوثِ اعظم **بڑی گیارھویں شریف** بھی کہتے ہیں، اسی مُناسبت سے آج ہم اُس مُقدّس ہستی کا **ذِکرِ خَیر، فضائل و کرامات، اوصاف اور مختصر تعارف** (Introduction) سُنیں گی، جنہیں دُنیا **"غَوثِ اَعْظَم"**

کے لقب سے جانتی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان دلجمعی اور اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کر لیں۔

آیئے! سب سے پہلے حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان سے متعلق ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

علم و حکمت کا سمندر

حافظ اَبُوالعباس احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علّامہ عبدُالرحمٰن ابنِ جَوزِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیان کے اجتماع میں حاضر ہوا، ایک قاری صاحب نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی، تلاوت کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وعظ کا آغاز کیا اور تلاوت کی گئی آیاتِ مُبارَکہ میں سے ایک آیت کی تفسیر بیان کی اور اس کا ایک معنی بیان فرمایا، حضرت اَبُوالعباس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے علّامہ ابنِ جَوزِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ کو اس تفسیر کا علم تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہاں! مجھے یہ تفسیری قول معلوم تھا۔ پھر حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی آیتِ مُبارکہ کی دوسری تفسیر بیان کی، حضرت اَبُوالعباس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے پھر علّامہ ابنِ جَوزِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا یہ تفسیر آپ کو معلوم ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! مجھے معلوم ہے، پھر تیسری تفسیر بیان کی، میں نے پھر پوچھا: کیا یہ تفسیر بھی آپ کو پتہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں مجھے پتہ تھی۔ پھر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی آیتِ مبارکہ کی چوتھی، پھر پانچویں، پھر چھٹی یہاں تک کہ دس تفسیریں بیان فرمائیں، میں ہر تفسیر کے بعد علّامہ ابنِ جَوزِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھتا: کیا آپ کو یہ تفسیر

معلوم ہے؟ تو وہ ہر بار یہی جواب دیتے کہ ہاں! یہ تفسیر مجھے معلوم ہے۔ حتی کہ حضور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہ نے اسی آیت کی گیارہویں تفسیر بیان فرمائی۔ اس بار بھی میرے پوچھنے پر علّامہ ابنِ جَوزِی رَحۡمَۃُ اللّٰہ عَلَیۡہ کا جواب وہی تھا کہ ہاں! مجھے یہ تفسیر معلوم ہے۔ گیارہویں کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اُسی آیتِ مُبارکہ کی بارہویں تفسیر بیان فرمائی۔ میں نے علّامہ ابنِ جَوزِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ سے پوچھا کیا آپ کو یہ تفسیر بھی معلوم ہے؟ تو وہ سر ہلاتے ہوئے کہنے لگے: نہیں! یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔ پھر غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اسی آیت کی تیرہویں تفسیر بیان فرمائی پھر چودھویں بیان فرمائی پھر پندرہویں، سولہویں، پھر اس کے بعد بیس (20) تفسیریں، پھر پچیس(25)، یہاں تک کہ تفسیروں کی تعداد تیس (30) تک پہنچ گئی۔ گیارہویں تفسیر کے بعد اب ہر تفسیر پر علّامہ ابنِ جَوزِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا جواب یہی ہوتا کہ میں اس تفسیر سے واقف نہیں ہوں۔ یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔

تیس (30) تفسیریں بیان فرمانے کے بعد حضور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اس آیت کی مزید تفسیریں بیان فرمانا شروع کیں، یہاں تک کہ اُسی ایک مجلس میں غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اُس ایک آیتِ کریمہ کی چالیس (40) تفسیریں بیان فرمائیں اور ہر تفسیر کے ساتھ اس کے قائل کا نام بھی بیان فرماتے رہے۔ جبکہ علّامہ ابنِ جَوزِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ گیارہویں تفسیر کے بعد ہر تفسیر پر یہی جواب دیتے رہے کہ یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔[1]

---

1 . . . بهجة الاسرار، ذكر علمه . . . الخ، ص ۲۲۴ بتغير

مَظْہرِ عظمتِ غفّار ہیں غوثِ اعظم مُظْہرِ رِفْعتِ جبّار ہیں غوثِ اعظم
نائبِ احمدِ مُختار ہیں غوثِ اعظم اور سب ولیوں کے سردار ہیں غوثِ اعظم
میرے مُرشد مری سرکار ہیں غوثِ اعظم میرے رہبر مرے غمخوار ہیں غوثِ اعظم
حشر کے روز ہماری بھی شفاعت کرنا آہ! ہم سخت گنہگار ہیں غوثِ اعظم

(وسائل بخشش مُرمم، ص۵۵۹-۵۶۱)

اشعار کی مختصر وضاحت: غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اللہ پاک کی معاف کرنے والی صفت کی عظمت اور غضب فرمانے والی صفت کی بلندی کے مظہر ہیں۔ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نائب اور سب ولیوں کے سردار ہیں۔ میری رہنمائی کرنے والے، میرے سرکار، میرے پیشوا اور مصیبت کے وقت میری مدد کرنے والے بھی غوثِ پاک ہیں۔ افسوس! ہم بہت گنہگار ہیں مگر اے غوثِ اعظم! آپ سے التجا ہے کہ بروزِ محشر ہماری بھی شفاعت کیجئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً جب کسی کو بیان کرنا ہوتا ہے تو وہ پہلے سے اس کی تیاری کرتی ہے، کئی کئی کُتب کا مطالعہ کرتی ہے، بیان کی ایک ترتیب اور خاکہ اپنے ذہن میں بٹھاتی ہے بلکہ کبھی تو مکمل بیان یا کچھ ضروری نکات بھی لکھ کر ساتھ لاتی ہے تاکہ بیان کرنے میں آسانی رہے، جیسے مثال کے طور میں آپ کے سامنے بیان کر رہی ہوں تو مکمل بیان ایک ترتیب کے ساتھ میرے سامنے موجود ہے، مگر قربان جائیے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عِلمی شان و شوکت اور آپ کی بے مثال ذَہانت پر

کہ آپ نے انہی آیات پر بیان فرمایا جو قاری صاحب نے تلاوت کی تھیں اور ان آیات کی ایک نہیں بلکہ چالیس (40) تفسیریں اور ہر ہر قول کے قائل کا نام بھی بیان فرمایا اور ایسی عِلم وحِکمت سے بھرپور تفسیریں بیان فرمائی کہ جنہیں سُن کر علّامہ عبدُ الرَّحمٰن ابنِ جَوزِی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ جیسے وقت کے بہت بڑے عالِم واِمام بھی حیران رہ گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی قرآنِ کریم سے والہانہ محبّت ظاہر ہورہی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ علم کا سمندر ہونے کے باوجود قرآنِ کریم کی کئی کئی تفاسیر کو پڑھتے اور بیان کرتے۔ کثرت سے عبادت و رِیاضت اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ پندرہ (15) سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔[1]

فی زمانہ ہم غوثِ پاک کی محبت کا دم بھرنے والیاں اپنی حالت پر غور کریں تو ہمیں قرآن پڑھنا نہیں آتا، دنیوی تعلیم میں تو مہارت حاصل کی جاتی ہے، زیادہ سے زیادہ کورسز کرنے کا شوق ہوتا ہے لیکن افسوس قرآنِ پاک سیکھنے کا شوق نہیں۔ اسی طرح شروع میں موبائل چلانا نہیں آتا تھا، لیکن پوچھ پوچھ کر یہ بھی سیکھ لیا اور کسی سے پوچھنے میں کوئی شرم بھی محسوس نہیں کی۔ اسی طرح انگلش بولنے کی مثال لے لیجئے، ہمارے ہاں کوئی بھی انگریزی سیکھ کر پیدا نہیں ہوتی، مادری زبان کچھ اور ہوتی ہے لیکن جب انگلش سیکھ لی تو فر فر بولنا بھی آگئی، بلکہ اب تو اولاد کو اتنی انگلش سکھائی جاتی ہے کہ وہ انگریزوں کو

---

1 ... بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه ... الخ، ص ۱۱۸ ملخصا

بھی اِنگلش پڑھا سکے، مگر قرآنِ کریم اِتنا بھی نہیں پڑھاتیں کہ جس سے یہ بیچارے اپنی نماز دُرست کر سکیں۔

افسوس صد افسوس!☆دنیا کا ہر کام سیکھ لیا مگر قرآن پڑھنا نہیں سیکھا۔☆موبائل چلانا سیکھ لیا مگر قرآن پڑھنا نہیں سیکھا۔☆لوگوں کو بیوقوف بنانا سیکھ لیا مگر قرآن پڑھنا نہیں سیکھا۔☆کیبل اور ڈش کے چینلز کے بارے میں سیکھ لیا مگر قرآن پڑھنا نہیں سیکھا۔☆کہانیاں اور ڈائجسٹ پڑھنے سیکھ لئے مگر قرآن پڑھنا نہیں سیکھا۔ آج ہم نے قرآنِ کریم کو خوبصورت جزدان میں الماریوں کی زینت بنا کر رکھ دیا، اب صرف خاص مواقع پر ہی قرآن پڑھنے کی توفیق ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ وہ عظیم الشّان اور بَرَکت والی کتاب ہے جس کا پڑھنا پڑھانا، سننا سنانا، جس کا چُھونا اور حتیٰ کہ جس کی زیارت کرنا بھی کارِ ثواب اور عبادت ہے، چنانچہ

حدیثِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے: اَلنَّظْرُفِی الْمُصْحَفِ عِبَادَۃٌ یعنی قرآنِ کریم کو دیکھنا عِبادت ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ نہ صرف خود کثرت سے تلاوتِ قرآن کی عادت (Habit) بنائیں، بلکہ اپنے گھر والوں، دوست اَحباب اور دیگر اسلامی بہنوں کو بھی تلاوتِ قرآن کرنے کی دعوت دیں، کیونکہ اپنے بچوں کو قرآنِ کریم سکھانے کی ترغیب، پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمائی ہے: چنانچہ

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۶/۱۸۷، حدیث: ۷۸۶۰ ملتقطا

اولاد کو قرآن سکھائیے

نبی کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اَدِّبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ، حُبِّ نَبِیِّکُمْ، وَحُبِّ اَھْلِ بَیْتِہٖ، وَقِرَاءَۃِ الْقُرْآنِ** یعنی اپنی اَولاد کو تین باتیں سکھاؤ۔ (1) اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت (2) میرے اہلِ بیت کی محبّت (3) اور تلاوتِ قرآن۔[1]

رہوں باوضو میں سدا یاالٰہی　　دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شان و عظمت، آپ کے فضائل و مراتب اور کرامات کے بارے میں سن رہی تھیں، اَوْلیائے کرام میں محبوبِ سُبحانی، غَوثِ صَمَدانی، عَبْدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، اللہ پاک کے وہ اعلیٰ ترین ولی ہیں، جو تمام اَوْلیاء کے سردار ہیں اور اُن کی شَخْصِیت عوام ہوں یا خواص سبھی کے لئے لائقِ عقیدت و احترام ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا تعلق اعلیٰ اور عظیمُ الشّان خاندان سے ہے، آیئے! اسی مُناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مُختصر تعارُف سنتی ہیں: چنانچہ

مختصر تعارف

☆ حَضرت غَوثِ اَعْظَم، شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسَعادت، یکُم رَمضان ۴۷۰ ہجری جمعۃُ المُبارک کو جِیلان میں ہوئی۔ ☆ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نامِ نامی،

1… جامع صغیر، ص ۲۵، حدیث: ۳۱۱

اسمِ گرامی عبدُالقادر اور کُنیت ابُو محمد ہے۔☆مُحِیُّ الدِّین، مَحْبُوبِ سُبحانی، غَوثِ اعظم اور غَوثُ الثَّقَلَین وغیرہ اَلقابات ہیں۔☆آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اہلِ بیت یعنی سادات گھرانے میں پیدا ہوئے۔☆آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خاندان زُہد وتقویٰ کی وجہ سے بہت مشہور (Famous) تھا۔☆آپ کی والدہ کا نام **"سَیِّدہ فاطمہ"** ہے۔والدہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کی کُنیت **"اُمُّ الْخَیْر"** جبکہ لقب **"اَمَۃُ الْجَبَّار"** تھا۔[1] ☆آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی کا نام مُبارک **"سیّد موسیٰ"** کُنیت **"ابُوصالح"** جبکہ لقب **"جنگی دوست"** ہے۔☆حُضُور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ والد کی نِسبت سے حَسَنی (اور والدہ ماجِدہ کی طرف سے حُسینی سَیِّد) ہیں۔☆آپ کے والدِ گرامی حضرت ابُوصالح مُوسٰی جنگی دوست رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وَقْت کے مشہورِ زمانہ اولیائے کرام میں سے تھے۔[2]

اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خاندانِ غوثِ پاک کی شان وعظمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مُکَرَّم شہا تیرے سارے کے سارے ہیں آباء و اَجداد یا غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۵۵)

شعر کی مختصر وضاحت: اے غوثِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آپ کے خاندان اور آباء و اجداد کی تو کیا ہی بات ہے وہ تو سارے کے سارے عزّت وعظمت والے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً بچّہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو

1...سیرت غوث اعظم، ص۲۷ ملخصا

2...غوث پاک کے حالات، ص۱۵

وہ دُنیا اور دُنیا میں جو کچھ بھی ہے، اس سے بالکل بے خبر ہوتا ہے، پھر جب دُنیا میں آجاتا ہے تب بھی اُسے ہوش سنبھالنے میں ایک لمبا عرصہ درکار ہوتا ہے مگر قربان جایئے! سردارِ اَوْلیاء، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکات پر، آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نہ صرف بچپن میں بلکہ جب آپ اپنی والدۂ محترمہ کے شکمِ اطہر میں تھے تب بھی آپ کا حال سب سے جُدا تھا۔ آپ بچپن ہی سے صاحبِ کَرامت تھے، بلکہ اس دُنیا میں جلوہ گری سے قبل اور بعدِ ولادت آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے کئی کَرامات بھی ظاہر ہوئیں، چنانچہ

بچپن کی کرامات

اَمیرِ اہلسنت، حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"مُنّے کی لاش"** میں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی بچپن کی کَرامات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مَنقول ہے کہ جب حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اپنی والدۂ ماجدہ کے پیٹ میں تھے اور والدۂ محترمہ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتیں تو آپ پیٹ ہی میں جواباً یَرْحَمُکِ اللہُ کہتے۔ (1)

آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی پہلی تاریخ کو پیر کے دن صبحِ صادِق کے وَقْت دُنیا میں جَلْوہ گر ہوئے، اُس وَقْت ہونٹ آہِستہ آہِستہ حَرکت کر رہے تھے اور اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی۔ (2)

---

1 . . . منے کی لاش، ص ۳

2 . . . منے کی لاش، ص ۳

رونقِ کُل اَولیا یاغوثِ اعظم دستگیر پیشوائے اَصفیا یاغوثِ اعظم دستگیر
آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر آپ شاہِ اَتقیا یاغوثِ اعظم دستگیر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۴۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً یہ ربِّ کریم کا فضل واحسان تھا کہ اس نے آپ کو بچپن میں ہی کثیر کرامات سے نوازا تھا، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کی شان و عظمت اور کَرامات کے بارے میں حضرت شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں:

موتیوں کی لڑی

مشائخِ اَولیاء میں سے کوئی بھی کَرامات کے لحاظ سے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کا ہم پلّہ نہیں، یہاں تک کہ بعض مشائخ نے فرمایا کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کی کَرامات کا حال تو موتیوں کی لڑی جیسا ہے کہ جب ٹُوٹتی ہے تو ایک کے بعد ایک موتی گِرتے چلے جاتے ہیں، غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کی کَرامات اَعداد و شُمار سے باہر (Uncountable) ہیں۔[1]

حضور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کی ذاتِ بابرکت تو کرامات و کمالات کا مجموعہ ہے ہی، صرف آپ کے مُبارک نام کی یہ برکت ہے کہ جہاں پُکارا جائے، مُوذِی جانوروں سے چُھٹکارا مل جاتا ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا سوچئے کہ جب حضور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کے نام کی یہ بَرَکت و عظمت اور کَرامت ہے کہ درندے آپ کا نام سن کر حملہ نہیں کرتے، مُوذی جانور تکلیف نہیں پہنچاتے تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کی ذات کیسی باکَرامت اور

1 ۔۔۔ اشعۃ اللمعات، کتاب الفتن، باب الکرامات، ۴/۶۱۰ مفہوما

بُلند مَرتبہ ہو گی۔ کَرامت کسے کہتے ہیں، آیئے! کَرامت کی تعریف سنتی ہیں: چنانچہ

کرامت کی تعریف اور اس کا حکم

دعوتِ اسلامی کے اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"کراماتِ صحابہ"** صفحہ 36 پر ہے کہ مومنِ مُتّقی سے اگر کوئی ایسی نادرُ الوجود اور تَعَجُّب خیز چیز صادِر و ظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو **کَرامت** کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر اَنبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اعلانِ نبوّت کرنے سے پہلے ظاہر ہوں تو اِرْہاص اور اعلانِ نبوّت کے بعد ہوں تو **معجزہ** کہلاتی ہیں اور اگر عام مومنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظُہُور ہو تو اُس کو **معونت** کہتے ہیں اور کسی غیر مسلم سے کبھی اُس کی خواہش کے مُطابق اِس قِسم کی چیز ظاہر ہو جائے تو اُس کو **اِسْتِدراج** کہا جاتا ہے۔[1]

حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ کَرامتِ اَوْلیاء حق ہے، اِس کا مُنکِر (انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔[2] کرامت کی بہت سی قسمیں ہیں، مثلاً مُردوں کو زندہ کرنا، اَندھوں اور کوڑھیوں کو شِفا دینا، لمبی مسافتوں کو لمحوں میں طے کر لینا، پانی پر چلنا، ہواؤں میں اُڑنا، دل کی بات جان لینا اور دُور کی چیزوں کو دیکھ لینا وغیرہ۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ کَرامت کی کئی قسمیں ہوتی ہیں، مگر حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر یہ ربِّ کریم کا خاص فضل و کرم اور احسان تھا کہ

---

1 . . . نبراس، ص ۲۷۲ ملخصا

2 . . . بہار شریعت، ۱/۲۶۸، حصہ ۱:

اللہ پاک نے آپ کو دیگر اَولیائے کرام سے بڑھ کر کَرامات عطا فرمائی تھیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کی عطا سے کبھی مُردوں کو زندہ کردیتے تو کبھی اندھوں (Blinds) کو بینا کردیتے۔ کبھی کوڑھ کے مرض والوں کو شفاء دیتے تو کبھی بیماروں اور پریشان حالوں کی مدد فرماتے۔ کبھی دور سے مدد کے لئے بلانے والوں کی امداد فرماتے تو کبھی حاجت مندوں کی حاجت پوری فرمادیتے۔ کبھی کسی کے دل میں آنے والے خیالات کو جان لیتے تو کبھی اپنی بارگاہ میں آنے والوں کی مشکلات کو دور فرمادیتے۔ کبھی چوروں اور ڈاکوؤں پر نگاہِ کرم ڈال کر نیک بنادیتے تو کبھی فاسق و فاجر لوگوں کو اپنی نگاہِ ولایت سے ربِّ کریم کا محبوب بندہ بنادیتے۔ آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ایک کَرامت سنتی ہیں: چنانچہ

دل میری مُٹھی میں ہیں

حضرتِ عُمَر بَزّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، ایک بار جمعۃُ المُبارک کے روز میں حُضُورِ غَوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ جامع مسجد کی طرف جارہا تھا، میرے دل میں خیال آیا کہ حیرت ہے، جب بھی میں مُرشد کے ساتھ جُمعہ کو مسجد کی طرف آتا ہوں تو سلام و مُصافَحہ کرنے والوں کی بِھیڑ بھاڑ کے سبب گُزرنا مشکل ہوجاتا ہے، مگر آج کوئی نظر تک اُٹھا کر نہیں دیکھتا! میرے دل میں اِس خیال کا آنا ہی تھا کہ حُضُورِ غَوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میری طرف دیکھ کر مُسکرائے اور بس، پھر کیا تھا! لوگ لپک لپک کر مُصافَحہ کرنے کے لئے آنے لگے، یہاں تک کہ میرے اور مُرشِدِ کریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے درمیان ایک ہُجُوم (Crowd) حائل ہوگیا۔ میرے دل میں آیا کہ اِس سے تو وُہی حالت بہتر تھی۔ دل میں یہ خیال آتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے عُمَر! تم

ہی تو ہُجُوم کے طلبگار تھے، تم جانتے نہیں کہ لوگوں کے دل میری مُٹّھی میں ہیں، اگر چاہوں تو اپنی طرف مائل کرلوں اور چاہوں تو دُور کردوں۔ (1)

کُنجیاں دِل کی خُدا نے تجھے دِیں ایسی کر　　کہ یہ سینہ ہو مَحبّت کا خزینہ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۳۱)

شعر کی وضاحت: اے میرے غوثِ اعظم! رَبُّ العالَمِین نے دِلوں کی چابیاں آپ کو عنایت فرمادی ہیں، تو اب مہربانی فرمایئے کہ میرا سینہ اپنی محبت سے بھر دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! کیا بات ہے ہمارے غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ربِّ کریم کی عطا سے لوگوں کے دلوں میں آنے والے خیالات کو جان لیتے، ان کے دلوں میں آنے والی خواہشات اور تمناؤں کو پورا فرمادیتے، کیونکہ ربِّ کریم نے لوگوں کے دل آپ کی مٹّھی میں دے دیئے تھے۔ یقیناً ہم یہ سوچتی ہوں گی کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اس قدر شان و عظمت اور بُلند مرتبہ کیسے نصیب ہوا ہے، تو یاد رکھئے! جو لوگ اپنی زندگی ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزارتے ہیں، تو اللہ کریم انہیں اپنی حقیقی محبّت عطا فرماتا ہے اور انہیں کئی کَرامات سے نوازتا ہے یہی وجہ تھی کہ

شانِ غوثِ پاک

☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ شریعتِ مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے گزرتا تھا۔ ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرائض و واجبات کی پابندی فرمایا

1 ... بهجة الاسرار، ذکر فصول من کلامه... الخ، ص۱۴۸ ملتقطا

کرتے تھے۔☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا تھا۔ ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی جب چار یا پانچ برس کی عمر میں بِسْمِ اللہ خوانی کی رسم ادا کی گئی تو آپ نے **تَعَوُّذ** (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم) اور **تَسْمِیَہ** (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم) کے بعد 18 پارے زبانی سُنا دیئے اور فرمایا: میری ماں (رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہَا) کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، وہ پڑھا کرتی تھیں تو میں نے سُن کر یاد کر لیا۔[1] ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے 40 سال (Forty years) تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی۔ ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ جب بے وضو ہوتے تو اسی وقت وضو فرما کر 2 رکعت نماز نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔[2] ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ روزانہ ایک ہزار (1000) رَکعت نفل ادا فرماتے تھے۔[3] ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے دستِ کرامت پر پانچ سو (500) سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فساق وفُجّار، فسادی اور بڑے بڑے گناہ کرنے والوں نے توبہ کی۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم سرکار غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کَرامات، فضائل وبَرکات اور اَوصاف کے بارے میں سُن رہی تھیں۔ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ بے شمار اوصاف کے پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ عِبادت وریاضت، وِلایت وکَرامت

1... منے کی لاش، ص۴

2... بھجۃ الاسرار، ذکر طریقہ...الخ، ص۱۶۴

3... غوث پاک کے حالات، ص۳۲

4... بھجۃ الاسرار، ذکر وعظہ...الخ، ص۱۸۴

میں تو اپنی مثال آپ تھے ہی، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زُہد وتقوٰی اور قناعت پسندی میں بھی باکَمال تھے، دُنیوی مال ودَولت کے خَواہش مَند بالکل نہ تھے، اگر کوئی مالدار شخص (Richman) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کومال و دَولَت پیش کرتاتو آپ قَبول نہ فرماتے بلکہ سامنے والے کو نیکی کی دعوت دیتے اور اِصلاح کی کوشش کرتے، چنانچہ

زُہد و تقوٰی

شَیْخ ابُو الْعَبَّاس خِضَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم بَغداد میں شَیْخ عبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مَدرَسے میں تھے، ایک خَلِیفَہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمَت میں آیا اور سَلام کے بعد عَرض کی کہ مجھے کُچھ نَصِیحَت فرمایئے اور مال و دولت کی دَس (10) تھیلیاں پیش کیں، جِن کو خادِم اُٹھائے ہُوئے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے اِن تھیلیوں کی ضَرُورَت نہیں، مگر خَلِیفَہ نے واپس لینے سے اِنکار کِیا اور قبول کرنے کے لیے اِصْرار کِیا، پَس آپ نے ایک تھیلی اپنے داہنے ہاتھ میں لی اور دُوسری بائیں میں اور دونوں کو دَبا کر نِچوڑا تو اُن میں سے خُون بہنے لگا، پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس خَلِیفَہ سے فرمایا: کیا تُو اللہ پاک سے حَیا نہیں کرتا کہ لوگوں کا خُون لے کر میرے پاس آیا ہے؟ یہ سُن کر وہ بے ہوش ہوگیا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ حُضور غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زہد و تقویٰ کے پیکر اور دُنیوی مال و دَولت سے

---

1 ۔۔۔ بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه ۔۔۔ الخ، ص ۱۲۰

بے رغبت تھے، جبھی تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اُس خَلِيفَه کی دَولت ٹُھکرا دِی، دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه جاہ و منصب رکھنے والوں کے رُعب و دبدبے سے متاثر نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی اُونچے منصب والوں کی خُوشامد و چاپلوسی کرتے تھے بلکہ اُن کو گناہوں میں مُلوّث دیکھ کر اُنہیں نیکی کی دعوت دیتے، وعظ و نَصیحت فرماتے اور ہر طرح سے ان کی اِصلاح کی کوشش فرماتے۔ کیونکہ دولت مندوں کی خُوشامد تو وہ کرے، جسے دُنیا کی ذلیل دَولت پانے کالالَچ ہو، جبکہ اللہ والے تو قَناعت کی قیمتی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، اللہ والوں کی نظر دولت مندوں کے فانی مال پر نہیں بلکہ اللہ والوں کو رَحمتِ الٰہی پر بھروسا ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! مالداروں کی دولت کے سبب ان کی تعظیم کرنا شرعاً ممنوع ہے، چُنانچِہ

دو تہائی دِین چلا جاتا ہے

مَنْقُول ہے: جو کسی مالدار کی اِس کے مالدار ہونے کے سبب آؤ بھگت کرے، اُس کا دو تہائی دِین جاتا رہا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ دنیاوی مالداروں کی خوشامد و چاپلوسی کرنے اور جگہ جگہ ان کی جھوٹی تعریفوں کے پل باندھنے کے بجائے ان کو نیکی کی دعوت اور فکرِ آخرت کا ذہن دیں، ان کو ہر دم گناہوں سے بچانے کی کوشش کریں، تو وہ دن دور نہیں کہ جب ہمارے مُعاشرے (Society) سے بُرائیاں ختم ہونا شروع ہو جائیں گی، ہر طرف نیکیوں کی بہاریں ہوں گی، ہر طرف **سُنّتوں کی مدنی بہاریں** آجائیں

1...کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/ ۲۱۵

گی، نفرتوں کی دِیواریں **محبّتوں کی فضاؤں** میں تبدیل ہونا شروع ہو جائیں گی، ناراض اسلامی بہنیں آپس میں مِل جائیں گی، رُوٹھی ہوئی مان جائیں گی، گناہ کرنے والیاں نیکیاں کرنے والی بن جائیں گی، نمازیں قضا کرنے والیاں نمازوں کی پابند بن جائیں گی، تلاوتِ قرآن میں سستی کرنے والیاں قرآنِ کریم پڑھنے والی بن جائیں گی، گناہوں کو پھیلانے والیاں نیکی کی دعوت دینے والیاں بن جائیں گی۔ آیئے! مل کر دعا کرتی ہیں۔

مجھے تم ایسی دو ہمّت آقا، دُوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت، نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

سخاوت و ایثار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زہد و تقویٰ، قناعت پسندی، پرہیز گاری اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے ساتھ ساتھ غَرِیبوں، تنگدَستوں اور حاجت مندوں کی مدد کرنے جیسے وصف میں بھی اپنی مثال آپ تھے، غریبوں، تنگدستوں اور حاجت مندوں کی خدمت کرنے کا جذبہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاکیزہ کِردار کا حِصّہ تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کبھی کسی سائل کا سُوال رَدّ نہ فرماتے، کبھی کسی حاجت مند کو خالی واپس نہ لوٹاتے بلکہ یوں فرماتے تھے کہ

میں نے تمام اَعمال کی تَفْتِیش کی، اُن میں کھانا کِھلانے سے اَفْضل کوئی عَمَل نہ پایا۔ کاش! میرے ہاتھ میں ہوتا کہ بُھوکوں کو کھانا کِھلاتا۔

شَیخ عبدُ اللہ جبائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک بُھوکوں کو کھانا کھلانا اور لوگوں سے حُسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آنا کامل اور زیادہ فضیلت والے اعمال ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا، اگر صُبح کو میرے پاس ہزار (1000) دِینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے کہ غریبوں اور مُحتاجوں میں تقسیم کر دوں اور بُھوکے لوگوں کو کھانا کھلا دُوں۔[1]

تِرے در سے ہے منگتوں کا گزارا یاشہِ بغداد | یہ سُن کر میں نے بھی دامن پسارا یاشہِ بغداد
مِری قسمت کا چمکا دو ستارہ یاشہِ بغداد | دِکھا دو اپنا چہرہ پیارا پیارا یاشہِ بغداد
غمِ شاہِ مدینہ مجھ کو تم ایسا عطا کر دو | جگر ٹکڑے ہو دل بھی پارہ پارہ یاشہِ بغداد
مجھے اچھا بنا دو مُرشدی بے شک یقیناً ہیں | مِرے حالات تم پر آشکارا یاشہِ بغداد

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۴۲-۵۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سَخاوَت اور غَرِیبوں کی مدد سے مُتعلّق ایک بہت ہی پیارا واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

یہ سب اس رات کی برکت ہے

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے حضرت علّامہ عَبْدُ الرَّزّاق قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ جب میرے والد مشہور ہوگئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے صرف ایک دفعہ حج

1 ... قلائد الجواھر، ص۸ ملخصا

فرمایا، اس حج کی آمد ورفت میں، میں آپ کی سواری کی باگ پکڑتا تھا، جب ہم بغداد کے جنوب میں واقع ایک شہر میں پہنچے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ یہاں سب سے غریب گھر کی تلاش کرو، اس لیے ہم نے ایک ویرانہ دیکھا جس میں اُون کا ایک خیمہ تھا، اس میں ایک بوڑھا، ایک بڑھیا اور ایک لڑکی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس بُوڑھے سے اجازت لی اور مع اَصحاب اس وِیرانے میں اُترے، اُس شہر کے مشائخ اور امیر لوگ آپ کی خدمت میں آئے اور درخواست کی کہ آپ ہمارے غریب خانوں میں یا کسی اور اچھے مکان میں تشریف لے چلیں، مگر آپ نے منظور نہ فرمایا۔ والیِ شہر نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لیے بہت سی گائیں بکریاں، کھانا، سونا، چاندی اور سامان بھیجا اور سفر کے لیے سواریاں بھیجیں اور لوگ ہر طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اس تمام سامان میں سے میں نے اپنا حصّہ اس گھر والوں کو بخش دیا۔ یہ سُن کر اُنہوں نے کہا کہ ہم نے بھی اپنا اپنا حصّہ بخش دیا، اس طرح وہ تمام مال اس بوڑھے، بڑھیا اور لڑکی کو دیا گیا، رات کو آپ وہاں رہے اور صُبح کو روانہ ہوئے، (آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے فرماتے ہیں) کئی سال کے بعد اُس شہر سے میرا گُزر ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بوڑھا وہاں کے باشندوں میں سب سے زیادہ مالدار ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ یہ سب کچھ اس رات کی برکت ہے، ان گائے بکریوں نے بچے دیئے اور وہ بڑے ہوگئے، یہ اِنہی سے ہے۔ (1)

مل گیا مجھ کو غوث کا دامن، فضلِ ربِّ کریم سے روشن
مِری تقدیر کا ستارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

---

1 … بھجۃ الاسرار، ذکر شئی من شرائف … الخ، ص ۱۹۸

غوث رَنج واَلَم مِٹاتے ہیں، اُس کو سِینے سے بھی لگاتے ہیں
آ گیا جو بھی غم کا مارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۷-۵۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

بیعت ہونے کے نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیعت ہونے کے بارے میں چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں: ☆ دنیا میں کسی نیک کو اپنا اِمام بنالینا چاہیے شَرِیْعت میں تَقْلید کر کے اور طریقت میں بَیْعَت کر کے تاکہ حَشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔[2] ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی مرشِد کامل سے مرید ہونا بھی ہے۔[3] ☆ شیخ جامع شرائط

1... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام...الخ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵
2... آداب مرشد کامل، ص۱۳
3... آداب مرشد کامل، ص۱۲

سے بیعت ہونا سنّتِ مُتوارِثہ مسلمین ہے اور اس میں بے شمار مَنافع وبرکتِ دِین ودنیاو آخرت ہیں۔[1] ☆پیر اُمورِ آخرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی راہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے مرید اللہ پاک ورسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضگی والے کاموں سے بچتے ہوئے رِضائے رَبُّ الانام کے مَدَنی کام کے مطابق اپنے شب و روز گزار سکیں۔[2] ☆جو کسی شیخ جامِع شَرائط سے بیعت ہو تو دوسرے سے بیعت نہ ہو۔[3] ☆حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا مرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔[4] ☆مرید بننے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔[5] ☆ایک مرید کے دو شیخ نہیں ہوسکتے۔[6] ☆جو مرید دو پیروں کے درمیان مشترک ہو وہ کامیاب نہیں ہوتا۔[7] ☆جو پیر سنی صحیح العقیدہ عالم غیر فاسق ہو اور اس کا سلسلہ آخر تک متصل ہو اس سے بیعت کیلئے والدین خواہ شوہر کسی کی اجازت کی حاجت نہیں۔[8] ☆بذریعہ خط بیعت ہوسکتی ہے۔[9]

---

1 . . . فتاوی رضویہ، ۲۶/۵۷۵

2 . . . آداب مرشد کامل، ص۱۳

3 . . . فتاوی رضویہ،۲۶/۵۷۹

4 . . . فکر مدینہ، ص۱۶۱

5 . . . آداب مرشد کامل، ص۲۲

6 . . . فتاوی رضویہ،۲۱/۵۸۰

7 . . . فتاوی رضویہ، ۲۶/۱۳۶

8 . . . فتاوی رضویہ، ۲۶/۵۸۴

9 . . . فتاوی رضویہ،۲۶/۵۸۵

☆بذریعہ قاصد یا خط مرید ہو سکتے ہیں۔[1] ☆پیر کے افعال و اقوال پر اعتراض سخت حرام اور موجبِ محرومیِ برکاتِ دارَین ہے۔[2] ☆مرید کو ملنے والا فیض بظاہر کسی بھی بُزُرگ یا صاحبِ مزار سے ملے مگر اسے اپنے مرشِد کامل کا فیض ہی تصور کرنا چاہیے۔[3] ☆مرید کو ہر وقت محتاط اور باادب رہنا چاہیے کہ ذرا سی غفلت اور بے احتیاطی دِین و دنیا کے کسی ایسے بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے جس کی شاید تلافی بھی نہ ہو سکے۔[4] حضرت ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی مرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا، تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16(312 صفحات)120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . فتاوی رضویہ، ۲۶/۵۸۵

2 . . . فتاوی رضویہ، ۲۶/۵۸۸

3 . . . آداب مرشد کامل، ص۹۸

4 . . . آداب مرشد کامل، ص۷۰

5 . . . الرسالۃ القشیریۃ، باب الآدب، ص ۳۱۹